سوال

سودی نفع سے بچنے کا طریقہ

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

جب ایک سال سے زیادہ مدت کے بعد میں بینک سے اپنی رقم لوں اور اس کے ساتھ نفع بھی ہو تو کیا اس نفع کو لے کر صدقہ کر دوں یا اسے بینک ہی کو دے دوں یا میں کیا کروں ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

مال پر جب بھی ایک سال کی مدت گزر جائے تو آپ کے لیے اس کی زکوۃ ادا کرنا واجب ہے، یہ مال بینک میں ہو یا کسی اور جگہ بشرطیکہ نصاب کے مطابق ہو۔ بینک آپ کو جو نفع دے اسے نہ خود کھائیں اور نہ بینک کو دیں بلکہ اسے نیکی کے کاموں میں صرف کریں مثلاً فقیروں پر صدقہ کر دیں، نالیوں اور غسل خانوں وغیرہ کو بنوا دیں اور قرضوں کے ادا کرنے سے عاجز و قاصر مقروضوں کی مدد کریں۔ آپ کے لیے یہ جائز نہیں کہ بینک یا کسی اور کے ساتھ سودی معاملہ کریں کیونکہ سود بدترین قسم کا کبیرہ گناہ ہے، چنانچہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اپنی کتاب عظیم میں ارشاد فرمایا ہے :

الَّذينَ يَأكُلونَ الرِّبوٰا لا يَقومونَ إِلّا كَما يَقومُ الَّذى يَتَخَبَّطُهُ الشَّيطـٰنُ مِنَ المَسِّ ۚ ذٰلِكَ بِأَنَّهُم قالوا إِنَّمَا البَيعُ مِثلُ الرِّبوٰا ۗ وَأَحَلَّ اللَّهُ البَيعَ وَحَرَّمَ الرِّبوٰا ۚ فَمَن جاءَهُ مَوعِظَةٌ مِن رَبِّهِ فَانتَهىٰ فَلَهُ ما سَلَفَ وَأَمرُهُ إِلَى اللَّهِ ۖ وَمَن عادَ فَأُولـٰئِكَ أَصحـٰبُ النّارِ ۖ هُم فيها خـٰلِدونَ ﴿٢٧٥﴾ يَمحَقُ اللَّهُ الرِّبوٰا وَيُربِى الصَّدَقـٰتِ ۗ وَاللَّهُ لا يُحِبُّ كُلَّ كَفّارٍ أَثيمٍ ﴿٢٧٦﴾ ... سورة البقرة

"جو لوگ سود کھاتے ہیں وہ (قبروں سے) اس طرح (حواس باختہ) اٹھیں گے جیسے کسی کو جن نے لپٹ کر دیوانہ بنا دیا ہو۔ یہ اس لیے کہ وہ کہتے ہیں کہ سودا بیچنا بھی تو (نفع کے لحاظ سے) ویسا ہی ہے جیسے سود (لینا) حالانکہ سودے کو اللہ نے حلال کیا ہے اور سود کو حرام، تو جس شخص کے پاس اللہ کی نصیحت پہنچی اور وہ (سود لینے سے) باز آگیا تو جو پہلے ہو چکا وہ اس کا، اور (قیامت میں) اس کا معاملہ اللہ کے سپرد اور جو پھر لینے لگا تو ایسے لوگ دوزخی ہیں وہ ہمیشہ دوزخ میں (جلتے) رہیں گے۔ اللہ سود کو نابود (یعنی بے برکت) اور خیرات (کی برکت) کو بڑھاتا ہے اور اللہ کسی ناشکرے گناہ گار کو دوست نہیں رکھتا۔"

يـٰأَيُّهَا الَّذينَ ءامَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَذَروا ما بَقِىَ مِنَ الرِّبوٰا إِن كُنتُم مُؤمِنينَ ﴿٢٧٨﴾ فَإِن لَم تَفعَلوا فَأذَنوا بِحَربٍ مِنَ اللَّهِ وَرَسولِهِ ۖ وَإِن تُبتُم فَلَكُم رُءوسُ أَموٰلِكُم لا تَظلِمونَ وَلا تُظلَمونَ ﴿٢٧٩﴾ ... سورة البقرة

"اے مومنو! اللہ سے ڈرو اور اگر ایمان رکھتے ہو تو جتنا سود باقی رہ گیا ہے اس کو چھوڑ دو، اگر ایسا نہ کرو گے تو خبردار ہو جاؤ (کہ تم) اللہ اور اس کے رسول سے جنگ کرنے کے لیے (تیار ہوتے ہو)۔ اور اگر توبہ کر لو گے (اور سود چھوڑ دو گے) تو تم کو اپنی اصلی رقم لینے کا حق ہے جس میں نہ اوروں کا نقصان ہو اور نہ تمہارا نقصان۔"

یہ تمام آیات کریمہ دلالت کناں ہیں کہ سود شدید حرام ہے اور کبیرہ گناہ اور جو اس پر اصرار کرے، اس کے لیے ہمیشہ ہمیشہ جہنم میں رہنے کی وعید ہے۔ ہم اللہ سے پناہ چاہتے ہیں۔۔۔ اگر کوئی سود کو حلال سمجھتا ہو تو اس کے لیے یہ خلود، کافروں کے خلود کی طرح ظاہر ہی پر محمول ہوگا۔

جو شخص یہ جانتا ہے کہ سود حرام ہے، اس کی حرمت کا عقیدہ بھی رکھتا ہے اور پھر بھی سود پر اصرار کرتا ہے تو وہ بھی مذکورہ وعید کا مصداق ہے۔ اور اگر وہ جہنم رسید ہوگیا تو اس کا یہ خلود کفار کے خلود کی طرح نہ ہوگا بلکہ اس کے خلود کی کوئی نہ کوئی انتہاء ہوگی جیسا کہ خوارج و معتزلہ کے خلاف اس امت کے ائمہ سلف کا عقیدہ ہے۔ اسی طرح خودکشی کرنے والے، کسی انسان کو جان بوجھ کر دشمنی سے قتل کرنے والے اور زانی کے خلود کے بارے میں بھی یہی کہا جائے گا کہ جو شخص ان گناہوں کو حلال سمجھے گا، اسے کافر قرار دیا جائے گا اور وہ کافروں ہی کی طرح ہمیشہ ہمیشہ جہنم میں رہے گا۔ نعوذباللہ من ذالک

جو شخص ان گناہوں کو حلال نہ سمجھے لیکن خواہش نفس اور شیطان کی اتباع میں ان کا ارتکاب کرے تو وہ اگر جہنم رسید ہوا تو ہمیشہ ہمیشہ کے لیے جہنم میں نہیں رہے گا بلکہ اس کے جہنم میں رہنے کی مدت کی کوئی حد ہوگی کیونکہ عربی زبان میں طویل عرصہ تک اقامت کو بھی خلود کہا جاتا ہے اور قرآن کریم عربوں ہی کی زبان میں نازل ہوا ہے۔ یہ ایک بہت عظیم مسئلہ ہے، لہذا اسے بیان کرنا اور کافروں اور گناہ گاروں کے لیے ہمیشہ ہمیشہ جہنم میں رہنے کے فرق کو واضح کرنا واجب تھا۔ کافروں اور گناہ گاروں کے خلود فی النار میں فرق نہ کرنے کی وجہ سے خوارج و معتزلہ ایک "منکر" عظیم اور اعتقاد فاسد میں مبتلا ہوگئے تھے اور کہتے تھے کہ گناہ گار بھی کفار کی طرح ہمیشہ ہمیشہ جہنم ہی میں رہیں گے جب کہ اہل سنت نے ان کے اس عقیدے کی زبردست تردید کی اور کتاب و سنت کے واضح دلائل اور سلف امت کے اقوال کی روشنی میں ان کے مذہب کے باطل ہونے کو واضح کیا۔

صحیح حدیث میں حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سود کھانے والے، کھلانے والے، لکھنے والے اور دونوں گواہی دینے والوں پر لعنت کی اور فرمایا:

(ہم سواء) (صحیح مسلم' المساقاۃ' باب لعن آکل الربا و مؤکلہ' ح:1598)

"یہ سب (گناہ میں) برابر ہیں۔"

صحیح بخاری میں حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سود کھانے والے، کھلانے والے، ہاتھ میں گودنے والی، ہاتھ میں گودنے کے لیے کہنے والی اور مصور پر لعنت فرمائی ہے۔[1]

تمام مسلمانوں پر واجب ہے کہ وہ سودی معاملات اور سودی لین دین کرنے والوں سے تعاون کرنے سے پرہیز کریں جیسا کہ مذکورہ دونوں حدیثوں اور درج ذیل ارشاد باری تعالیٰ سے ثابت ہے:

وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَىٰ ۖ وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ ۖ إِنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ ٢ ... سورة المائدة

"اور نیکی اور پرہیزگاری کے کاموں میں تم ایک دوسرے کی مدد کیا کرو اور گناہ اور ظلم کی باتوں میں مدد نہ کیا کرو۔ اور اللہ سے ڈرتے رہو کچھ شک نہیں کہ اللہ کا عذاب سخت ہے۔"

ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو اپنی رضا کے کاموں کے کرنے کی اور اسے ناراض کرنے والے اسباب سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔

---

[1] صحیح بخاری، البیوع، باب موکل الربا لخ، حدیث: 2086

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

[فتاویٰ اسلامیہ]

ج2ص527

محدث فتویٰ